امام ابن العربی صاحب عارضۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی

عبدالرشید عراقی

امام ابو بکر محمد عبداللہ بن العربی اندلس کے نامور محدثین اور حفاظ میں سے تھے۔ ان کی بدولت اندلس میں حدیث و اسناد کے علم کو بڑا فروغ ہوا۔ امام ابن العربی کو "تفسیر" حدیث اور فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ اصول فقہ اور فن خلاف میں بھی ان کو بڑا درک تھا۔ خالص اسلامی علوم کے علاوہ ادب و بلاغت، تاریخ، علم کلام اور نحو سے بھی ان کو شغف تھا اور ان علوم میں ان کو مکمل دسترس حاصل تھی۔

امام ابن العربی حدیث کے متبحر حافظ حدیث تھے۔ ان کی عدالت و ثقاہت، ذکاوت و ذہانت اور حفظ و ضبط نے حدیث کا باکمال عالم بنا دیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ فقہ میں بھی ان کو کمال حاصل تھا اور مرتبہ اجتہاد پر فائز تھے۔ تفقہ و اجتہاد میں کمال کی بناء پر محکمہ قضاء ان کے سپرد کیا گیا تھا۔

امام ابن العربی کے علم و فضل کا اعتراف ارباب سیر نے کیا ہے۔ آپ مشرق کی سیاحت کے بعد واپس وطن آئے۔ تو ان کی ذات علم و فن کا مرکز بن گئی تھی۔ لوگ دور دراز سے ان کے پاس حاضر ہوتے اور علم کی دولت سے مالا مال ہو کر واپس جاتے۔

امام ابن العربی، امام مالک کے فقہی مسلک سے وابستہ تھے۔ سیرت و شمائل اور اخلاق و عادات میں بہت ممتاز تھے۔ حسن اخلاق اور عمدہ خصائل کی وجہ سے لوگوں میں نہایت مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ علم و فضل میں جامع کمال ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت و ثروت سے بھی نوازا تھا۔ نہایت فارغ البال تھے۔ سخاوت، فیاضی میں بے مثال تھے۔ خوب صدقہ و خیرات کرتے اور غرباء و مساکین کی بہت امداد کرتے۔ زہد و ورع اور صلاح و تقویٰ میں بھی بلند مقام کے حامل تھے۔ بہت عابد و زاہد تھے۔ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے تھے۔

تفقہ و اجتہاد میں بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے اشبیلیہ کے قاضی مقرر ہوئے اور عوام

میں ان کی بہت قدر اور عزت تھی۔ ان کے فیصلے بے لاگ ہوتے تھے اور معاملات قضاء میں شدت برتتے تھے۔ اس لئے بہت جلد اس منصب سے معزول کر دیئے گئے۔

امام ابن العربیؒ کو بھی شدائد و محن سے دوچار ہونا پڑا اور ایک سال تک مراکش میں قید میں رہے۔ امام ابن العربی ۴۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۴۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

تصنیفات: امام ابو بکر محمد بن عبداللہ بن العربی صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ ارباب سیر نے ان کی ۷۰ کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ ان کی مشہور کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ کتاب الناسخ والمنسوخ

۲۔ انوار الفجر۔ ۲۰ جلدوں میں تفسیر قرآن مجید

۳۔ کتاب ترتیب المسالک۔ موطا امام مالک کی شرح

۴۔ کتاب القبس موطا امام مالک کی شرح

۵۔ عارضۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی۔

یہ جامع ترمذی کی مشہور شرح ہے اور علامہ جلال الدین (م ۹۱۱ھ) کے زمانہ تک اس کے علاوہ جامع ترمذی کی کوئی مکمل شرح متداول نہ تھی۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

"لا نعلم انہ' شرحہ احد کاملا الا القاضی ابو بکر بن العربی فی کتابہ عارضۃ الاحوذی"

"ہم کو قاضی ابو بکر بن العربی کی عارضۃ الاحوذی کے علاوہ جامع ترمذی کی کسی اور کامل شرح کا علم نہیں۔"

مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارک پوری (م ۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

"عارضۃ الاحوذی جامع ترمذی کی مشہور شرحوں میں ہے۔ حافظ ابن حجر وغیرہ مشاہیر علمائے اسلام نے اپنی کتابوں میں اس سے استفادہ کیا ہے اور اس کے اقتباسات نقل کئے ہیں۔"